رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱/

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۲۳ امان ۱۳۳۰ھش ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء	نمبر ۷۰

ایرانی سرحد پر روسی فوجوں کی تعداد دوگنی کردی گئی

واشنگٹن ۲۲ مارچ - یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک اطلاع کے مطابق ایرانی سرحد پر روس نے اپنی فوجوں کی تعداد دوگنی کردی ہے۔ فوجوں کی تعداد میں یہ اضافہ جنرل رزم آرا کے قتل کے بعد کیا گیا ہے۔ سرحد پر فوجوں کی نقل و حرکت بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ ایران سے تجارتی معاہدہ کے بعد روسی پروپیگنڈا ایران کے لئے شروع کیا گیا تھا اسے بھی زیادہ کردیا گیا ہے۔ ایران میں کشیدگی بدستور ہے اور شہنشاہ کے محل کے گرد پہرہ داردستوں کی تعداد بھی بڑھا دی گئی ہے۔

مسٹر محمد ایوب کھوڑو ہفتے کو سندھ کے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھائیں گے

کراچی ۲۲ مارچ - آج سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر قاضی فضل اللہ نے پارٹی کی لیڈرشپ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کل آپ صوبائی وزارت عظمیٰ سے بھی مستعفی ہوجائیں گے۔ اور پارٹی کل نئے لیڈر کا انتخاب کریگی موثق ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اسمبلی پارٹی کل اپنا لیڈر صوبائی مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد ایوب کھوڑو کو منتخب کریگی۔ اور مسٹر محمد ایوب کھوڑو ہفتے کے روز سندھ کے نئے وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھائیں گے۔

ہندوستان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ شیخ عبداللہ کو نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام سے باز رکھے

لیک سکیس ۲۲ مارچ - مسئلہ کشمیر پر ترمیم شدہ انگلو امریکی قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے امریکی مندوب نے کہا کہ ہندوستان پر اس بات کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ شیخ عبداللہ کو نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام سے باز رکھے۔ آپ نے کہا جب تک ریاست جموں وکشمیر کا ایک حصہ ہندوستان کے قبضہ میں ہے۔ وہ اس حصے کے خارجی تعلقات سے بے علاقہ نہیں ہوسکتا۔ اور اس حصہ کے کاروبار میں مداخلت میں بے بسی ایک لایعنی سی بات ہے آپ نے کہا شیخ عبداللہ کا یہ کہنا کہ اسمبلی یہ فیصلہ کرے گی کہ جموں وکشمیر کے عوام ہندوستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا نہیں غلط ہے بلکہ انہیں تو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ ہندوستان کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں یا پاکستان کے ساتھ۔ شیخ عبداللہ کا یہ اقدام سلامتی کونسل کے احکام کی صریح خلاف ورزی ہے۔ آپ نے کہا ساری ریاست میں غیر جانبدارانہ رائے شماری کے سلسلہ میں دونوں ملک ہر ممکن تعاون کا وعدہ کرچکے ہیں لہٰذا ہندوستان کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہئیں آپ نے کہا کسی مرحلے پر اختلاف رائے کی صورت میں ثالثی ایک ضروری اور لابدی طریق ہے۔ اور حکومت امریکہ کو یقین ہے کہ ہندوستان اس پر تیار ہوجائے گا۔ آپ کی تقریر کے بعد کونسل نے بحث ۲۹ مارچ تک ملتوی کردی۔

— نئی دہلی ۲۲ مارچ ہندوستان میں خوراک کی قلت کی حالت دن بدن قحط کی صورت اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔ اور جنوبی ہند کے بعض علاقوں کے باشندے اب خوراک کی تلاش میں سیلون میں بھی چوری چھپے داخل ہونے لگے ہیں۔ وزیر خوراک بھارت کے ایک اعلان کے مطابق چند مہینوں میں صورت یہ ہوگی کہ اگر باہر سے کچھ آجایا کرے گا تو لوگ کھالیا کریں گے۔ ورنہ بھوکے مرتے رہیں گے۔

الاٹ شدہ جائداد منتقل نہیں کی جاسکتی

کراچی ۲۲ مارچ - ایک پریس نوٹ کے مطابق "یہ پایا جارہا ہے کہ بعض لوگ جنہیں متروکہ جائداد الاٹ کی گئی ہے۔ اسے دوسروں کے ہاتھ فروخت کرنے یا دوسرے طریقہ سے منتقل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ یہ الاٹمنٹ آبادکاری کے لئے محض عارضی طور پر کئے گئے ہیں اور انہیں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ ان جائدادوں میں تخلیہ کنندگان کے حقوق بالکل محفوظ ہیں ایسے الائی متنبہ کئے جاتے ہیں کہ انہیں الاٹ شدہ جائداد منتقل نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ ایسا کریں گے انہیں کوئی دوسری الاٹمنٹ حاصل کرنے کے حق سے محروم کردیا جائے گا ایسی جائداد خریدنے والوں کا قبضہ بھی ناجائز تصور کیا جائے گا۔ اور انہیں وہاں سے نکال دیا جائے گا"۔ (اسٹار)

مرکزی اسمبلی کے نئے سات ارکان کا انتخاب

لاہور ۲۲ مارچ پچھلے دنوں مرکزی اسمبلی نے پنجاب کی طرف سے جن سات ارکان کو از خود نامزد کرلیا تھا۔ ان کا اب سرنو انتخاب ہوگا۔ اور معلوم ہوا ہے کہ صوبائی اسمبلی اپنے پہلے اجلاس ہی میں سب سے پہلا کام یہی کرے گی۔ طریق انتخاب یہ ہوگا۔ کہ اسمبلی کے ۲۹ ارکان جس کے حق میں ووٹ دیں گے۔ وہ منتخب ہوگا۔ اس طریق سے مسلم لیگ کے پانچ اور جناح مسلم لیگ کا ایک رکن منتخب ہوسکے گا۔

پنجاب میں چاول کی فصل کا تخمینہ

لاہور ۲۲ مارچ - پنجاب میں چاول کی فصل بابت ۱۹۵۰ء کے دوسرے اندازے کے مطابق اس فصل کے زیر کاشت کل رقبہ کا تخمینہ ۸۲۹۱۰۰ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ جو سال سابق کے اندازے سے ۳ء۱ فیصدی زیادہ ہے۔ مگر پچھلے سال کے اصل رقبہ کی نسبت ۲ء۲ فیصدی کم ہے۔

پنجاب کا ۵۱-۱۹۵۲ء کا بجٹ

لاہور ۲۲ مارچ - بدھوار ۲۸ مارچ ۱۹۵۱ء کو ساڑھے دس بجے صبح سول سیکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں منعقدہ پریس کانفرنس میں ہزایکسیلنسی گورنر پنجاب حکومت پنجاب کے بجٹ بابت ۵۱-۱۹۵۲ء کا اعلان کریں گے۔

ڈاک کی تقسیم میں مزید اصلاح

لاہور ۲۲ مارچ - لاہور میں پوسٹل اشیاء کی تقسیم میں مزید اصلاح کی گئی ہے۔ بعض علاقوں میں رجسٹر شدہ خطوط۔ پارسلوں وغیرہ اور بیڈ اشیاء کو گھر گھر جاکر تقسیم کیا جارہا ہے۔ کیونکہ بعض ملازمین کام پر دوبارہ حاضر ہوچکے ہیں۔ اور کچھ نیا عملہ بھی بھرتی کیا گیا ہے۔ دوسرے علاقوں میں بھی ڈیلیوری کا انتظام بحال کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ شہر کے تمام حصوں میں گھر گھر جاکر پارسلوں وغیرہ کی تقسیم شروع ہوجائے گی۔ اخباری نمائندوں۔ خبررساں ایجنسیوں اور اخبارات کے رجسٹرڈ خطوط اور پارسلوں وغیرہ کی ترسیل کے حسب معمول انتظامات کئے گئے ہیں۔ سرکاری دفاتر۔ یونیورسٹی کے متعلقہ ڈائرکٹر تعلیمات عامہ وغیرہ کی موجودہ سروسز کے علاوہ اب لاہور کے پریس کے لئے بھی ہر قسم کی اشیاء کی بکنگ ہوسکے گی۔ لاہور جنرل پوسٹ آفس کے بعض ملازمین ابھی تک کام پر حاضر نہیں ہو رہے۔ جو بدستور ہڑتال جاری کئے ہوئے ہیں۔ ٹریڈ یونین ایکٹ اور پورٹ آفس ایکٹ کے نقیض نوٹس دیئے بغیر کام چھوڑ دینے کی پاداش میں بعض ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جارہی ہے۔

(سرکاری اطلاع)

ووٹوں کی گنتی کا پروگرام

لاہور ۲۲ مارچ حکومت پنجاب کے ایک اعلان میں جملہ امیدواروں اسمبلی اور ان کے الیکشن ایجنٹوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ حسب ذیل حلقوں کے ووٹوں کی گنتی ڈپٹی کمشنر لاہور کے کورٹ روم میں ہر ایک حلقہ کے بالمقابل مندرجہ وقت اور تاریخ پر شروع ہوگی۔

۱-	لاہور سٹی کارپوریشن ۱ و ۲	۲۶ مارچ ۱۹۵۱ء	۹ بجے صبح
۲-	" " " ۳	۲۷ "	۱۰ " "
۳-	" " " ۴	۲۸ "	۹ " "
۴-	" " " ۵	۲۹ "	۱۰ " "

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کراکر ۳۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء ـــــ یوم التبلیغ

امسال کے پہلے یوم التبلیغ کے لئے ۲۵ امان مطابق ۲۵ مارچ اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہذا جملہ جماعتہائے پاکستان اپنے اپنے حلقے کے اندر اس دن کو کامیاب طور پر منائیں۔ اور ٹریکٹ اور زبانی تبلیغ سے پیغام حق احسن طریق پر معزز غیر احمدی بھائیوں تک پہنچائیں تا خدا تعالےٰ سعید روحوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ احباب اس دن کے لئے مرکز سے ٹریکٹ منگوا سکتے ہیں۔ لیکن ٹریکٹ دوائیوں کے اشتہار کی طرح تقسیم نہ کئے جائیں۔ بلکہ ایسے احباب کو دئیے جائیں۔ جو حق کی جستجو رکھتے ہوں۔ چونکہ اس دن مشاورت ہے اس لئے ایسے احباب جو مشاورت میں شریک ہوں۔ وہ اپنا یہ فرض کسی دوسرے دن ادا کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

۳۱ مارچ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقہ سالوں کے معمول کے مطابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ تحریک جدید کا وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی پہلی فہرست ۳۱ مارچ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائے خاص کے لئے پیش کی جائے گی ۳۱ مارچ کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں"۔ . . . . . . "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں آج ہی اپنا وعدہ سیکرٹری صاحب مال کو ادا فرما کر دفتر وکیل المال کو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع کر دیں۔ تا آپ کا نام حضور کی خدمت میں پیش ہونے والی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

تحریک جدید کی مطبوعہ کتب

جیسا کہ الفضل میں اعلان شائع ہو چکا ہے کہ دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید میں مندرجہ ذیل کتب برائے فروخت موجود ہیں۔

(۱) تفسیر کبیر جلد اول جزو اول (سورہ فاتحہ اور پہلے ۹ رکوع بقرہ) قیمت	۵-۸-۰
(۲) تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم (سورہ والعادیات تا سورہ کوثر) "	۶-۸-۰
۳۔ تفسیر سورہ کہف "	۱-۸-۰
۵۔ Islam and Moral Order (نظام نو کا انگریزی ترجمہ) "	۱-۰-۰

اب جبکہ مجلس مشاورت قریب آ رہی ہے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ان کتابوں کے خریدنے کی طرف توجہ کریں اور اپنے نمائندگان کے ذریعہ یہ کتابیں منگوا لیں، اس طرح سے انہیں محصولڈاک کی بچت ہو جائے گی۔ اور یہ قیمتی اور نایاب خزانہ ان کے ہاتھوں سستے داموں آ جائے گا۔ اس لئے جو احباب کوئی کتاب خریدنا چاہیں وہ مجلس مشاورت پر آنے والے نمائندگان کے ہاتھ رقم بھجوا دیں جو کتابیں اور تفسیریں ختم ہو چکی ہیں ان کا مطالبہ اکثر احباب کی طرف سے ہو رہا ہے۔ لہذا اب جبکہ یہ تفاسیر مل رہی ہیں دوستوں کو ان کی خریداری کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے تاکہ بعد میں انہیں ان کی خریداری سے محروم نہ ہونا پڑے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

احباب سے دردمندانہ درخواستِ دعاء

ـــــ از مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب رتن باغ لاہور ـــــ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری لڑکی عزیزہ قدسیہ بیگم کا نکاح عزیزم مرزا مجید احمد سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ۲۸ دسمبر ۱۹۵۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بمقام ربوہ پڑھایا تھا۔ اب یکم اپریل ۱۹۵۱ء کو عزیزہ کی تقریب رخصتانہ ہے۔ میری تمام جماعت سے اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان اور ان احباب سے جو مجھ سے محبت کا تعلق رکھتے ہیں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اللہ تعالےٰ اس تعلق کو اس مقصد کو پورا کرنے والا بنائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لمبی لمبی دعائیں فرمائی ہیں۔ ان کے اعمال۔ ان کے جذبات اور ان کے احساسات اس قسم کے ہو کر رہ جائیں کہ وہ ہر طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رنگ میں ہی رنگین نظر آئیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں کو ملا دے اور ان کو اپنی عنایتوں کا مورد بنائے یہ دین و دنیا کی فلاح حاصل کریں اور مولا کریم کے آستانہ پر ہر آن جھکے رہیں۔ آمین

خاکسار محمد عبد اللہ خاں ۲۰-۳-۵۱

یاد دہانی

تحریک چندہ خاص برائے چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان

احباب جماعت کو اخبار الفضل کے ذریعہ سے تحریک چندہ خاص کی اہمیت کا علم ہو چکا ہوگا۔ جملہ جماعتہائے ہندوستان اور بیرون کے عہدیداروں کو نظارت ہذا کی طرف سے انفرادی چٹھیاں اور فارم وعدہ بھجوانے ہوئے پیشتر ازیں تاکید اً تحریر کیا جا چکا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے وعدے جلد براہ راست مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ پاکستان و دیگر بیرونی ممالک کے احباب رقوم مکرم محاسب صاحب ربوہ کے نام امانت چار دیواری بہشتی مقبرہ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائیں۔

اگرچہ اس تحریک کے نتیجہ میں وعدے اور وصولیاں آنی شروع ہو چکی ہیں۔ مگر اس تحریک کی اہمیت کے بالمقابل وعدوں کی موجودہ رفتار کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت نے اس تحریک میں کماحقہٗ حصہ نہیں لیا اور ابھی اکثر جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے تاحال وعدوں کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ پس جو جماعتیں ابھی فہرستیں تیار کر رہی ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ جلد از جلد وعدوں کی تکمیل کر کے مطلع فرمائیں اور ایسی جماعتوں کو جنہوں نے تاحال اس کام سے غفلت برتی ہو۔ چاہیئے کہ وہ بھی بلا توقف فہرست وعدہ جات تیار کر کے اطلاع دیں اور وعدوں کی آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں۔

چونکہ چار دیواری کی تعمیر کا کام شروع کرنے کے لئے جلد انتظامات کئے جانے ضروری ہیں۔ لہذا احباب جماعت کو چاہیئے جس قدر جلد ممکن ہو اپنے وعدوں کو ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

اللہ تعالےٰ جماعت کے ہر فرد کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس ثواب کے خاص موقعہ میں شامل ہو سکے۔ آمین ناظر بیت المال قادیان

اعلان

لنڈن مشن کی زیر نگرانی کچھ عرصہ سے ایک ٹریولنگ ایجنسی کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے جس نے یہ بھی انتظام کیا ہے کہ کراچی سے لنڈن یا لنڈن سے کراچی چارٹرڈ پلین کے ذریعہ سیٹیں بک کرتے ہیں۔ اور یہ کام نہایت تن دہی سے جاری ہے۔ جو دوست کراچی سے لنڈن تشریف لے جانا چاہیں وہ انہیں اطلاع دیں وہ ان کا ٹکٹ لنڈن سے بنوا کر بھجوائیں گے۔ دیسی اطلاع ان کو کم سے کم دو ہفتہ قبل بھجوا دینی ضروری ہے۔

کرایہ کی ادائیگی کی دو صورتیں ہونگی۔ اگر پاکستانی کرنسی میں ادا کرنا چاہیں تو ایک طرف کا کرایہ -/۸۰۰ روپیہ ادا کرنا ہوگا۔ اور دونوں طرف کا کرایہ -/۱۵۵۰ روپیہ۔ اگر سٹرلنگ میں ادا کرنا چاہیں تو ایک طرف کا -/۷۵ پونڈ اور دونوں طرف کا -/۱۴۵ پونڈ

عام ہوائی جہاز میں ایک طرف کا کرایہ -/۱۲۰ پونڈ ہے۔

اب لنڈن میں Festival of Britain کے موقعہ پر جو دوست انگلستان
جانا چاہتے ہوں انہیں اس ایجنسی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ دوست مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

Pak Travels
61, Melrose Road
London S.W. 18

خاکسار مشتاق احمد باجوہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۱ء

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے ......

ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ حالیہ انتخابات کے دوران میں جو منافقت کا کھیل احراریوں نے کھیلا ہے۔ وہ مسلم لیگی زعماء ارباب حکومت اور عوام مسلمانوں پر اچھی طرح واضح ہے۔ احراریوں نے جو چال چلی ہے۔ وہ اتنی شفاف و عیاں ہے۔ کہ جو شخص اس کو نہ سمجھنے کا اظہار کرتا ہے۔ یا تو وہ نہایت ہی سادہ لوح ہے۔ اور یا پھر وہ دیدہ و دانستہ احراریوں کو ڈھانپنے کے لئے ایسا کرتا ہے۔ اگر کوئی مسلم لیگی اس فریب سے واقعی واقف نہیں ہو سکا۔ تو حیرت کا مقام ہے۔ کیونکہ احراریوں نے یہ فریب کھلم کھلا کھیلا ہے۔ اور بہت کم لوگ ہوں گے۔ جن کو انتخابات سے ذرا بھی تعلق رہا ہے۔ اور جن کو یہ معلوم نہ ہو سکا ہو کہ احراری نہ صرف لاہور ہی میں بلکہ ہر جگہ یہی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ ظاہر تو یہ کیا جائے۔ کہ وہ مسلم لیگی امیدوار کی امداد کر رہے ہیں۔ اور جو ووٹ ان کے اثر میں ہوں۔ وہ خاص کر مخالفین کے بکسوں میں جائیں۔

اس کا معلوم کرنا بہت آسان ہے۔ ہر مسلم لیگی امیدوار اپنا کھاتہ دیکھے۔ کہ اس کے آدمیوں نے کتنی پرچیاں کاٹیں۔ اور کتنی اس کے بکس میں پڑیں۔ لاہور میں مسلم لیگ کے امیدواروں کی نسبتاً ناکامی اسی وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ اس منافق ٹولی کے سرگروہ یہاں پوری ہوشیاری سے کام کرتے رہے ہیں۔ پھر عین دوران انتخاب میں ملتان جیسے احراری گڑھ میں مجلس احرار کو توڑنا کیا معنی رکھتا ہے۔ جس شخص کو ذرا بھی سمجھ ہے۔ وہ اس سے بھانپ سکتا ہے۔ کہ احراری دوران انتخاب میں مسلم لیگ کے ساتھ کس قدر بد دیانتی برتتے رہے ہیں۔ ملتان میں مجلس احرار کا توڑنا تو اس امر کی نہایت واضح نشاندہی کرتا ہے۔ پھر "مرزائی" اور مرزائی نواز کے نعرہ میں تو اتنے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ مسلم لیگ خاص کر اس آخری بات کو کس طرح برداشت کرتی رہی ہے۔ یہ تو ایک ایسا نعرہ تھا۔ جس سے مسلم لیگ جیسی با اصول جماعت کو فوراً چوکنا ہو جانا چاہیئے تھا۔ اور اس کو سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ احراری ذہنیت کو تبدیل کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ مسلم لیگ کی اب بھی ویسی ہی بدخواہ ہے۔ جیسی کہ پہلے تھی۔ وہ صرف معاہدہ کا طمع نفسانی کی حد تک تو فائدہ ضرور اٹھائے گی۔ مگر اس کا بدل غداری کے سوا اور کچھ نہیں دے سکتی۔

کہانی بیان کرتے ہیں کہ ایک کسان کے بیٹے کو سانپ نے کاٹا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ کسان نے لاٹھی سے سانپ کو زخمی کیا۔ مگر سانپ دوڑ کر بل میں جا گھسا اور اس طرح بچ گیا۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد سانپ نے کسان سے دوستی پیدا کرنا چاہی۔ کسان نے کہا کہ جب تک میرے دل میں بیٹے کا داغ اور تمہارے جسم پر میری لاٹھی کا داغ موجود ہے۔ ہماری دوستی نہیں ہو سکتی۔ عربی میں بھی ضرب المثل ہے کہ من جرّب المجرب حلت به الندامة۔ یعنی جس نے آزمائے ہوئے کو آزمایا اس کو ندامت حاصل ہوئی۔ انتخابات میں احرار اور مسلم لیگ کی دوستی نے اس ضرب المثل کی تصدیق اپنے پورے پورے معنی میں کر دی ہے۔ وارث شاہ نے بھی کیا خوب کہا ہے۔ ؏

وارث شاہ نہ وادیاں جاندیاں نی بھاویں کٹیئے پوریا پوریا او

یعنی اے وارث شاہ بری عادتیں نہیں جاتیں خواہ ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیئے جائیں۔ یقیناً مسلم لیگ نے احراریوں کو از سر نو آزما کر جو ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ مدت تک اس کو نہ بھولے گی۔ یہ تو خدا کا فضل شامل حال تھا۔ کہ عوام مسلم لیگ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اور اس کو اتنی نمایاں کامیابی ہو گئی ہے۔ ورنہ احراریوں نے دوستی کے پردے میں دشمنی کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

اگر لیگ کے برسر آوردہ زعماء احراریوں کے آرگن "آزاد" کا ہی باقاعدہ مطالعہ کرتے۔ تو ان کو یہ معلوم کرنا مشکل نہ تھا۔ کہ احراری مسلم لیگ سے کبھی وفا نہیں کر سکتے۔ اگر قائداعظم کی پیروی میں مسلم لیگ اب بھی احراریوں پر اعتبار نہ کرتی۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ مسلم لیگ اب سے زیادہ کامیاب ہوتی۔ اور خاصکر لاہور کے بعض حلقوں میں بھی اس کو ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا۔ احراریوں کی غداری کی وجہ سے اس نے کم از کم پندرہ نشستیں ضائع کر دی ہیں۔

ہم مسلم لیگ کے زعماء اور حکومت کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کے قیام سے لے کر آج تک احراریوں کے آرگن "آزاد" کا ایک معتبر کمیٹی سے معائنہ کروائے۔ جو اس کے مضامین کی چھان بین کرے۔ وہ اس میں یقیناً ابوالکلام آزاد حسین احمد مدنی کی تعریفیں خان عبدالغفار خاں مشہور سرحدی گاندھی کی حمایت اور مسلم لیگی حکومت پر تخریبی تنقید کی بے شمار مثالیں پائے گی۔ پھر اس کمیٹی کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ "مرزائیوں" کے خلاف احراریوں کے پراپیگنڈا کی آواز بازگشت کابل ریڈیو سے کیوں اٹھتی رہی ہے۔ اور دونوں میں ایسی ہم آہنگی کیوں ہے۔ کہ ان کا ایک ہی منبع سے نکلنا معلوم کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ پھر یہ بھی کھل جائیگا کہ وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خاں کے خلاف افترا طرازی کیوں کی جاتی رہی ہے۔ آیا اس کے پیچھے صرف مرزائیت دشمنی کام کرتی رہی ہے۔ یا اسکی جڑیں اور بھی گہری ہیں۔ پھر ہمیں یہ بھی یقین ہے۔ کہ اگر یہ کمیٹی غور کرے گی۔ تو پاکستان کے خلاف حال ہی میں جو سازش پکڑی گئی ہے۔ اسکی حقیقی جڑوں کا سراغ لگانے میں "آزاد" کی فائلوں سے کافی مدد مل سکتی ہے۔

ہمیں نہایت باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ماسٹر احراری اب بظاہر پھر "احمدیوں" کے خلاف ایک نئے انداز سے مہم جاری کرنے کی تجاویز سوچ رہے ہیں۔ بلکہ مبینہ سازش کے تعلق میں انہوں نے "آزاد" کے گذشتہ سے پیوستہ پرچے میں اسکی بنیاد رکھنے کے لئے پہلے صفحہ پر ایک مغالطہ انگیز سوال بھی الفضل سے پوچھا ہے اور ماخوذین بسازش میں سے کسی پر "مرزائی" یا "مرزائی نوازی" کا الزام لگا کر مرزائیت دشمنی کے پردے میں ملک و قوم میں انتشار اور بد امنی کو ہوا دینے کا گورکھ دھندا پکا رہے ہیں۔ اور جلد ہی اس مطلب کے لئے کراچی میں ایک احرار کانفرنس کرنے کا پراپیگنڈا اپنے ساتھیوں میں کر رہے ہیں۔ اور یہ پھیلا رہے ہیں۔ کہ اس کانفرنس کی صدارت پاکستان کا ایک بہت بڑا عہدیدار کریگا۔ جس کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ مگر ہم فی الحال مصلحتاً اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ ہم یہ بھی عرض کر دیتے ہیں۔ کہ اس نئی مہم میں روزنامہ زمیندار اور روزنامہ مغربی پاکستان بھی "آزاد" اور احراریوں کی حسب معمول پیٹھ ٹھونکیں گے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ روزنامے احراریوں کی چالبازیوں کی پوری پوری ماہیت سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمیں اتنا معلوم ہے۔ کہ احراری اسلام کی حفاظت کا نام لے کر ان روزناموں کے مالکوں اور ایڈیٹروں کی حمایت ضرور حاصل کر لیتے ہیں۔ یہ وہی فریب ہے۔ جو وہ پاکستان کے بعض بھولے بھالے افسروں کو بھی دے رہے ہیں۔ جن میں افسوس ہے کہ بدقسمتی سے شاید بعض نیک لوگ بھی شامل ہیں۔ جو نادانستہ احراریوں کی غدارانہ ذہنیت کا شکار ہو رہے ہیں۔

. . . .

حقیقت یہ ہے۔ کہ احراریوں کو نہ اسلام سے اور نہ کسی اور مذہب سے کوئی تعلق واسطہ ہے۔ "مرزائیت" کو انہوں نے اپنی غداریوں کا ایک پردہ بنایا ہوا ہے۔ جس کی اوٹ میں وہ نہایت خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں۔ ہم نے حکومت کی اس طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس فتنہ کو شاید معمولی سمجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جو بہت بھاری غلطی ہے۔

جو لوگ عوام کی نفسیات کو سمجھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ احراریوں کا احمدیت کے خلاف ملک میں ہیجان کس طرح آسانی سے حکومت کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے اور ایسی مشتعل فضاء کو دوسری اغراض کے لئے کس طرح ڈھالا جا سکتا ہے۔ ایک دور اندیش حکومت کسی طرح کا ہیجان ملک میں پیدا نہیں ہونے دیتی۔ طوفان کسی وقت اپنا رخ بدل سکتا ہے۔ ایسے زمانے میں جبکہ ہوا کا ذرا سا جھونکا طوفان اٹھا سکتا ہے۔ احتیاطی اقدامات کی سخت ضرورت ہے۔ ہماری باتوں کو محض احرار دشمنی پر محمول نہیں سمجھنا چاہیئے۔ سچی بات یہ ہے کہ احمدیت کو احراریوں سے ذرا بھی خطرہ نہیں ہے۔ ہم نے بار بار یہ آزمائے ہوئے ہیں۔ ہمیں جو خطرہ ہے وہ یہ ہے کہ کہیں یہ ٹولی ملک و قوم کے خلاف اپنے شنیع ارادوں میں خدانخواستہ کامیاب نہ ہو جائے۔ ہم نے اپنا فرض سمجھ کر چند اشارے کر دیئے ہیں۔ ورنہ ؏

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں

عہدیداران انصار کا نیا انتخاب

۱۹۴۹ء تک جن جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہوئی ہیں۔ ان مجالس کے عہدہ داران کا نیا انتخاب ہونا ہے۔ (جیسا کہ اخبار الفضل میں قبل ازیں اعلان ہو چکا ہے۔ لہٰذا پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مقامی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں کے انصار کو بہت جلد جمع کر کے عہدہ داران انصار کا انتخاب فرما کر دفتر مرکزیہ انصار اللہ ربوہ میں ان کے نام برائے منظوری بہت جلد بھجوا دیں۔

نوٹ:۔ جب تک نئے عہدہ داران انصار کی مرکز سے منظوری نہ آ جائے۔ پرانے عہدہ دار بدستور کام کرتے رہیں گے۔ (صدر انصار اللہ مرکزیہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۲ مارچ کے لیڈ ٹوریل میں ایک آیت لست علیهم بمصیطر لکھی گئی تھی۔ جس میں مصیطر کا لفظ غلط لکھا گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

سوویٹ رُوس کی عائلی زندگی

(۳)

قُدّوسی

جہاں بڑی بڑی مملکتوں کے سفیر مہینوں بلکہ سالوں تک اسی تمنا میں رہتے ہیں کہ کب ستارۂ صبح امید طلوع ہو اور انہیں حضور پرنور سٹالین کی بارگاہ میں شرف باریابی حاصل ہو۔ اور جس ملک کے ۶۵ ضلعوں کے دروازے آج بھی غیر ملکی باشندوں اور سیاحوں پہ بند ہیں

اے کاش آئے دن پبلک سیفٹی آرڈی نینسوں کے خلاف ہلڑ مچانے والے ان کامریڈوں کو کبھی یہ توفیق بھی مل سکے کہ وہ ایک نظر اُن سزاؤں پہ ڈال سکیں جو روس میں مزدوروں کو بعض نہایت ہی معمولی معمولی کوتاہیوں پہ دی جاتی ہیں اور پھر ان سزاؤں کی نہ اپیل ہو سکتی ہے اور نہ داد و فریاد ہی کے لئے کوئی رخنہ موجود ہے۔ آپ کو معلوم کر کے دکھ ہوگا کہ سوویٹ یونین کی سپریم کورٹ کے ۱۹۴۰ء کے فیصلے کے مطابق صرف ۲۰، ۲۵ منٹ کی سُستی اور دیر پہ ہی ایک کارکن کو چھ چھ ماہ تک تنخواہ میں بیس سے پچیس ۲۵ فیصدی کمی کی سزا دی جا سکتی ہے۔ پھر جو لوگ فوجی سپلائی۔ آب رسانی اور ریل کی پٹڑیاں وغیرہ بچھانے کا کام کرتے ہیں انہیں تو ۵ سے ۸، ۷ سال تک سنگین سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ بلکہ ۱۹۴۰ء کے ایک حکم کے ماتحت انہیں کام سے خفیف سی حاضری کی سزا بھی وہی ملتی ہے جو سُرخ فوج کے ایک سپاہی کو دی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی قصداً اور ارادتاً کام سے غیر حاضر ہو جائے تو پانچ سے دس سال تک کے لئے اس کی آزادی کو سلب کر لیا جاتا ہے۔

اقبالِ جُرم کی حقیقت

روس دوست کامریڈ اکثر بڑے طمطراق کے ساتھ یہ فرمایا کرتے ہیں کہ روس میں تو سچائی اور حق کا ایسا دورِ دورہ ہے کہ بس جونہی مجرم اس ارفع و اعلیٰ عدالت کے روبرو پیش ہوتا ہے حق اس کے ہونٹوں پہ جاری ہو جاتا ہے اور وہ فوراً سے پیشتر اپنے جرم کا اقبال کر لیتا ہے۔ حالانکہ یہ سب حق و صداقت کا خود بخود ہونٹوں پہ کھل جانا محض ایک ڈھونگ ہے اور یہ نتیجہ ہوتا ہے اُن بھیانک اور سنگین سزاؤں کا جو پس پردہ اس کے جسم کو رُوح کو پہنچائی جاتی ہیں۔ پس پردہ عدالت کی دہلیز تک پہنچنے سے پہلے پہلے ہی اس کے بال بچوں کو مار دینے کی دھمکیاں سنا سنا کر بھوکا رکھ رکھ کر۔ سونے کی مہلتیں چھین چھین کر اس کے دماغی توازن کو اس قدر کمزور کر دیا جاتا ہے اور وہ اتنا خوف زدہ ہو جاتا ہے کہ وہ مزید عقوبت سے بچنے کے لئے ذلیل سے ذلیل اقدام کرنے پہ بھی آمادہ ہو جاتا ہے۔

۱۹۴۶ء میں بلغاری پارلیمنٹ کے ایک معزز رکن اور کاشتکار پارٹی کے ایک مسلّم لیڈر "پیٹر کوئف" نامی کو گرفتار کر دیا گیا۔ کس جرم میں گرفتار کیا گیا اور کس کوتاہی کی سزا پہ اُسے مظالم کا تختۂ مشق بنانے کے لئے منتخب کیا گیا، دنیا نہیں جانتی اور نہ عوام کو جُل دینے کے لئے ہی حکومت نے کوئی بیان جاری کیا (بلغاریہ بلقان کی ایک چھوٹی سی ریاست ہے جو ایک مدت تک ترکی کے قبضہ میں رہ چکی ہے۔ ان دنوں وہاں اشتراکی روس کا قبضہ ہے) بات دراصل یہ ہے کہ پیٹر کوئف روسی استعماریت کے سامنے سر نیاز جھکانے کے لئے تیار نہ تھا اور سٹالین کی آمریت کے آگے بالجبر سرِ تسلیم خم کرنے کو حق خود اختیاریت کی توہین گردانتا تھا۔ چنانچہ اسے کسی نام نہاد پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت پکڑ کر جیل میں ٹھونس دیا گیا لیکن جب تین ماہ کے بعد رہا کیا گیا تو اس کی صحت ختم ہو چکی تھی۔ وہ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ رہ گیا تھا اور اس کا دماغی توازن بہت حد تک پریشان کیا جا چکا تھا۔ اس نے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ بہیمیت و بربریت کے تمام ممکنہ حربے اس پہ استعمال کئے گئے۔ بار بار اسے متواتر چار چار دن سونے نہیں دیا گیا اس کے جسم پر کوڑے برسائے جاتے رہے ہیں۔ اس رہائی کو ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا اور اسے پوری طرح ہوش بھی نہ آیا تھا کہ اسے ۱۹۴۷ء کے اوائل میں پھر گرفتار کر لیا گیا۔ اس دفعہ اس نے اپنے جرم کا اقبال فوری طور پہ کر لیا۔ حتیٰ کہ اپنی ہی پارٹی کے لیڈر کے خلاف ایک سنگین شہادت بھی دیدی۔ اس کے بعد اُسے ساڑھے بارہ برس کے لئے ہمیشہ کو دنیا سے علیحدہ کر دیا گیا۔

یہ اتفاق تھا یا ارادۃً کہ گرفتاری سے پہلے کوئف کو اطلاع مل گئی کہ ظلم و ستم کے خونی پنجے ایک بار پھر اس پہ مشق ناز کرنے والے ہیں۔ چنانچہ گرفتاری سے قبل فوراً اس نے ایک بیان لکھ کر اپنے ایک ساتھی کو دیا جو پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنا دیا گیا۔ وہ بیان یہ تھا۔

"میری گرفتاری کے بعد اگر میری طرف سے کوئی اقرار نامہ شائع کیا جائے تو یقین کیا جائے کہ وہ میرا نہیں ہے اور اس میں میری رضا و رغبت کو کوئی دخل نہیں ہے۔ میں یہ اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں ایک بار جیل کی سنگین سزائیں بھگت چکا ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ میرے جیسے مجرم کن حالات میں اقرار جرم پہ آمادہ ہو جاتے ہیں"۔ (اصغر علی عابدی صاحب نے اپنی تازہ تصنیف میں اس واقعہ پہ خوب شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے)

عدالت و انصاف کا تصوّر

دراصل اشتراکی نظام حکومت میں قانون۔ عدالت اور انصاف کا تصور بالکل جداگانہ ہے حکومت کاملاً مختار ہے کہ کسی آدمی کو اس کا جرم بتائے بغیر مہینوں بلکہ سالوں تک اسے نظر بند رکھ سکے۔ ملزم کو انصاف تک کی اپیل کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ دراصل سوویٹ روس کی عوامی حکومت کا ہر شہری اپنی حکومت کا زرخرید غلام سا ہے جو ریاست کی ملکیت ہے نہ کہ اس کا معمار۔ عدالتوں کی بنیاد عدل و انصاف کی بجائے قانون کو بالجبر منوانے پہ ہے اور اسے زہرکشی عوام کے ذہنوں اور جسموں پہ تسلط کرنے پہ ہے خود مسٹر وشنسکی نے اپنی کتاب "سوویٹ ریاست کا قانون" میں لکھا ہے کہ

"عدالت جب کسی مقدمے کا فیصلہ کرتی ہے تو اس کا مطمح نظر عدل و انصاف کی بجائے سوویٹ قانون کا احترام پیدا کرنا ہوتا ہے۔"

مارکسیٹ بظاہر مادی لحاظ سے آمرانہ نظام حکومت کے شدید خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عملی لحاظ سے اس کا نظام معیشت و سیاست اتنی شدید گرفت کے بغیر ایک دن کے لئے بھی نہیں چل سکتا۔ اس نظام کی نظریت ہی میں ایک قاہر و جابر ڈکٹیٹر کا تقاضا موجود ہے۔ یہ نظام فطرتاً ایک ایسے جابرانہ تسلط کا طالب ہے جو ہر وقت عوام کو لوہے کی کڑی زنجیروں میں جکڑے رکھے۔ اس سلسلے میں روس کے ایک ہمدرد مصنف برٹرینڈ رسل کے الفاظ کس قدر معنی خیز ہیں۔

"بالشوزیم اپنی ڈکٹیٹرشپ کے ساتھ بلاشبہ ایک استبداد ہے۔ جس کی شدت قدیم استبداد سے کہیں بڑھ کر ہے۔"

زچ ایکا

اس استبداد کا سارا انحصار "زچ ایکا" پہ ہے جسے دوسرے الفاظ میں روسی گستاپو بھی کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کی ساری کارروائی۔ عدالتیں حتیٰ کہ سزائیں تک خفیہ رکھی جاتی ہیں۔ یہ گستاپو سٹالین اور اس کی حکومت کے رقیب کو جب چاہے انتہائی اخفاء کے ساتھ موت کی نیند سلا دینے کی مجاز ہے یہ خفیہ پولیس دراصل زارِ روس کے عہد کی یادگار ہے جسے اس وقت اوخ رانا کہا جاتا تھا۔ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۹ء تک اس زچ ایکا نے ایران کی سرحدوں سے پرے انسانیت کے سرخ لباس میں انسانوں پہ جو ستم توڑے خود سوویٹ کمیونزم کی تاریخ میں بھی اس کی مثال ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک اطلاع کے مطابق اس جور و استبداد کے نتیجے میں آج بھی ۱۰۰ سو روسی بیویاں اپنے غیر روسی اور امریکی خاوندوں سے جدا ہیں اور انہیں ان سے ملنے کی اجازت نہیں۔ مبادا انہیں روس کے داخلی حالات کا ڈھونگ آشکار ہو جائے۔ رُوس کے ۶۵ ضلعے آج بھی غیر ملکی باشندوں اور سیاحوں پہ بند ہیں۔ خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں یا کسی بڑی ملکت کے سفیر۔

سٹالین کی بارگاہ فرعون و نمرود کی بارگاہ سے بھی کہیں ارفع و بلند ہے کہ اس میں بڑی بڑی حکومتوں کے سفیر مہینوں بلکہ سالوں تک اسی تمنا میں رہتے ہیں۔ کہ کب ستارہ صبح امید طلوع ہو اور انہیں حضور پُر نور سٹالین کی بارگاہ بلند و برتر میں باریابی کا شرف حاصل ہو۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ یہ سعادت شاذ و نادر ہی میسر آتی ہے۔ ادھر سٹالین نے اپنے ارد گرد طلسم کا ایک ایسا عجیب و غریب تانا بانا بُن رکھا ہے کہ شاید ہی اس کی موت کے بعد بھی مہینوں تک عوام کو پتہ نہ چل سکے۔ کہ آپ آنجہانی ہو چکے ہیں۔

بیرونی مملکتوں کے سفیر بھی ایک محدود علاقے کے سوا آزادانہ گھوم پھر نہیں سکتے۔ اس کے لئے پیشں از وقت شہسوار اشتراکیت کی منظوری و خوشنودی ضروری ہے۔ انہیں رسائل و جرائد کے اداروں سے رابطہ پیدا کرنے کی اجازت نہیں بس اُن کی دوڑ لے دے کے دارالحکومت کے محدود رقبے کی جولانگاہ ہے اور وہی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ کس قدر دلچسپ تھا جواب میرے ایک دوست کا جب اُسے پچھلے دنوں وزارت خارجہ نے روس کی سفارت پیش کی تو اُس نے بصد منت التجا کی۔ "اگر مجھ سے واقعی کوئی سنگین معاشرتی یا تمدنی جرم سرزد ہو گیا ہے تو مجھ

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسئلہ جہاد کا صحیح مفہوم

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

ایس۔ اے جعفر صاحب اپشاور، اپنی کتاب "میڈیویل انڈیا" جلد دوم میں سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر حملوں کے اغراض و مقاصد پر بحث کرتے ہوئے اس امر کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ کہ سلطان محمود غزنوی کے حملے اسلامی نقطہ نگاہ سے جہاد تھے۔ اس ضمن میں جہاد کے مفہوم کے متعلق فاضل مورخ کا نظریہ نہایت صحیح اور محققانہ ہے۔ یہ بعینہ وہی چیز ہے۔ جو جماعت احمدیہ ایک عرصہ سے پیش کر رہی ہے۔ روشن خیال غیر احمدی مصنفین کا بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلک کی تائید کرنا۔ اور جہاد کا صحیح مفہوم سمجھنے جانا یقیناً ایک خوش کن امر ہے۔ ذیل میں جہاد کے متعلق مورخ مذکور کے مضمون کا اردو ترجمہ بلا تبصرہ ہدیہ ناظرین ہے

"کیا محمود کے ہندوستان پر حملے "جہاد" تھے اس سوال کا صحیح جواب دینے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ جہاد کا اصل مفہوم کیا ہے۔ لفظ جہاد جد و جہد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی طاقت کا استعمال کرنا۔ زور لگانا یا جد و جہد ہے۔ جہاد کا قرآنی نظریہ یوں سورت کی بیسویں آیت میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ "جو لوگ ایمان لائے۔ اور ہجرت کی۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور جان کے ذریعہ سے پوری کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں" علامہ عبد اللہ یوسف علی نے نہایت خوبصورتی سے اس آیت کی یوں تفسیر کی ہے "یہی جہاد کا صحیح مفہوم ہے بطور ذاتی قربانی کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا بھی ضروری ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاد کی روح خدا تعالیٰ پر سچا اور مخلصانہ ایمان ہے۔ جس کے مقابلہ میں انسان کی تمام حرص و ہوا مٹ جانے اور کالعدم ہو جانے۔ جو خدا کی راہ میں جان و مال کی سنجیدہ اور مسلسل قربانیوں پر مشتمل ہو محض وحشیانہ جنگ "جہاد" کی روح کے خلاف ہے اس کی بجائے قلم و وعظ اور مال کے ذریعہ خدمت اسلام کرنا اعلیٰ درجہ کا جہاد ہے" جہاد کے متعلق قرآنی ارشاد کا یہی مفہوم ہے۔ (جس کو علامہ عبد اللہ یوسف علی نے بیان فرمایا ہے) اسلام پر معاندانہ تنقید کرنے والوں نے قرآن کریم سے بعض متفرق آیات لیکر زبردستی ان کو ایسے معانی پہنا دیئے ہیں۔ جو قرآن کریم کے متن اور سیاق و سباق کے خلاف ہیں۔ مثلاً سورۃ السیف کا یہ مطلب لیا گیا ہے کہ "کفر کے خلاف لڑائی کی جائے" اور اس سے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ اسلام مذہب کی اشاعت کے لئے تلوار کے استعمال کا حکم دیتا ہے۔ لیکن اگر اس آیت کے سیاق و سباق کو مد نظر رکھ کر پڑھا جائے تو اس کے صحیح معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ اس کا صحیح مفہوم یہ ہے۔ کہ ایسے کفار کے خلاف لڑائی کی جائے جو ظالم اور بد عہد ہوں۔ نہ کہ سب کافروں کے خلاف۔ آگے چل کر فرمایا ہے۔ کہ جب فریق ثانی صلح کی طرف مائل ہو۔ تو فوراً جنگ بند کر دیں۔ اگر اشاعت اسلام کے لئے جنگ ہوتی۔ تو دشمنوں کے مسلمان ہو جانے یا مرنے سے پہلے ان سے صلح کرنے کے ارشاد کے کیا معنے؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام میں صرف قیام امن کے لئے جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔ اس تشریح کی موید قرآن کریم کی آیت "لا اکراہ فی الدین" یعنی دین میں جبر جائز نہیں۔ اور نیز یہ آیت بھی ہے۔ کہ تمہاری طرف سے زیادتی نہیں ہونی چاہیئے" حضور کی سادی زندگی اور ذمیوں سے حضور کا سلوک بھی جہاد کے صحیح مفہوم پر روشنی ڈالتا ہے۔ سورۃ نہم تہترویں آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ "کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں" لیکن آپ جانتے ہیں۔ وہ کون سے ہتھیار تھے۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کئے۔ مہربانی۔ نرمی۔ فیاضی۔ عفو۔ سخاوت امن اور تعظیم کے سے اخلاق حسنہ۔ ساری تاریخ حضور کے اس طریق پر روشن گواہ ہے۔ اور اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ جہاد کا مفہوم تلوار کے ذریعہ دین پھیلانا نہیں۔ بلکہ کچھ اور ہے۔ (پارہ دوم آیات ۱۹۳ — ۱۹۰ — ۲۱۶-۲۱۷ وغیرھما) یہ امر بھی مد نظر رہے۔ کہ تمام اسلامی جنگیں خدا کے حکم کے ماتحت ہمیشہ دفاعی رہی ہیں۔ اسلام ہمیشہ بدی کی روح کے خلاف برسر پیکار رہا ہے۔ لیکن ایک امن دینے والے مذہب کی طرح اس نے ایک پرامن ذریعہ سے جد و جہد کرنے کی تلقین کی ہے۔ تلوار کے استعمال کی صرف استثنائی حالت میں اجازت دی ہے۔ یعنی ایسے حالات میں جب کہ مسلمانوں کی زندگی اور آزادی اور ان کی عزت اور ان کا مذہب خطرہ میں ہو۔ پس قرآنی تعلیم کی روشنی میں محمود غزنوی کی مہمات ہند اسلامی جہاد نہیں کہلا سکتیں ——— ان کی نوعیت دنیاوی تھیں۔ وہ اسلام اور خدا کی راہ میں جہاد نہ تھیں"

۲۳

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا شوق مطالعہ

جناب میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی ریٹائرڈ بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک انگریز مسٹر ولنر جو پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرار تھے۔ بعد میں اورینٹل کالج کے پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر بن گئے۔ ایک دفعہ قادیان آئے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا کتب خانہ بھی دیکھا۔ اتنی بڑی لائبریری دیکھ کر کہنے لگے۔ اتنی کتابیں تو ایک انسان ساری عمر میں پڑھ نہیں سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمانے لگے۔ ہم نے تو سب کتابیں پڑھی ہیں۔ بلکہ اکثر کتابوں کے حاشیہ پر نوٹ بھی لکھے ہوئے موجود ہیں۔ آپ جس کتاب کے مضمون کے متعلق چاہیں۔ مجھ سے دریافت کریں۔

خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی عادت تھی۔ کہ جو بات کسی کتاب میں مفید پاتے۔ کتاب کے حاشیہ پر صرف لکھ دیتے ہیں۔ جو باتیں قابل غور ہوتیں۔ ان پر قف لکھ دیتے۔ جو باتیں غلط ہوتیں۔ ان پر غ تحریر کر دیتے ہیں۔ مثلاً مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی کتاب معرکۂ مذہب سائنس کے ٹائیٹل پر قرآن کریم کی یہ آیت لکھی ہے۔ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔ تمہیں علم میں سے بہت کم حصہ دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے اس پر لکھا ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

ہم نے انسان کو بہترین طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے کتب خانہ کی طب کی ایک کتاب دستور العلاج میرے زیر نظر ہے۔ اس کے صفحہ ۴ پر اقسام تپ پر بحث کرتے ہوئے کاتب کی غلطی سے کچھ عبارت رہ گئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے اس عبارت کو مکمل کر دیا ہے۔ حمی ام غبیہ صفرا" کے حاشیہ پر آپ نے لکھا ہے

عنبر۔ مشک۔ ورق طلا۔ مروارید۔ یاقوت۔ لشب۔ زمرد۔ مرجان۔ عقیق۔ کہربا۔ مربے ہائے سنگترہ و آملہ و بہیڑہ کے ساتھ۔

صفحہ ۱۳ پر جالے فکر یہ۔ یعنی فکر کرنے سے بخار ہو جائے۔ تو حضور تحریر فرماتے ہیں۔ دعلاج) شغل کتب دینیہ و دافع دوال قرآن کریم پھر احادیث صحیحہ پھر کتب صوفیہ کا مطالعہ مجرب ہے۔ صفحہ ۲۲ پر لکھا ہے۔ زرشک یا آلو ڈال دیں۔ حضور نے حاشیہ پر آلو کے آگے بخارا کا لفظ بڑھا دیا ہے۔ (عبد الوہاب عمر جودہامل بلڈنگ لاہور)

انقلابِ رُوحانی

تری حمد و ثنا کے اب ترانے گائے جاتے ہیں
ترے اجداد کے آثار پھر سے پائے جاتے ہیں
تری خوشبو سے پھر اپنا مشام جاں معطر ہے
ترے محبوب کا دور سعادت پھر سے آیا ہے
یہاں کیا ہے؟ عمل ہے عہد رفتہ کے طریقے پر
یہ دشمن کیا سمجھتے ہیں کہ ہم صید مصائب ہیں
مہیا کر دیا ہے کربلا نے تو کیا غم ہے
کیا تھا پیش خنساء نے جگر گوشوں کا نذرانہ

تری الفت کے پیمانے پھر دلوں پر چھلکائے جاتے ہیں
جو تھا عہد سعادت اس کے لمحے آنے جاتے ہیں
ترے گیسو فضائے دہر میں لہرائے جاتے ہیں
صحابہ بزم احمد میں وہ دیکھو پائے جاتے ہیں
وہاں کیا ہے؟ فسانے ہیں کہ جو دہرائے جاتے ہیں
یہاں ہنس ہنس کے ہر کے غم کے دل پہ کھائے جاتے ہیں
شہادت کے ترانے ساز دل پر گائے جاتے ہیں
یہ جذب احمدیت ہے وہ جذبے پائے جاتے ہیں

وہ آتے ہیں مرے دل کی کلی کھل جاتی ہے گویا
وہ جاتے ہیں لئے الفت سے دل مہکائے جاتے ہیں

* جعفر صاحب قبل از تقسیم کے ان نامور مورخین میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے بلاخوف لومۃ لائم انگریز اور ہندو ناقدین کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تمام مسلمان بادشاہوں کا ہر طرح سے جائز اور معقول دفاع کیا ہے ان کی تصنیف "میڈیویل انڈیا" اور "مغل انڈیا" دونوں ایس تعلیمی نصاب میں شامل ہیں۔

۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء کے ایک خطبہ کا اقتباس

قربانیوں کے بارے میں کیا۔ یا کیوں یا کیسی یا کس طرح کا کوئی سوال نہیں

فرمایا! (۱) "جب تک تم اللہ تعالےٰ کے لئے اپنے دل میں اتنا عشق اور اتنی محبت پیدا نہیں کرتے۔ کہ دنیا تمہارے سامنے اپنا سر جھکا کر چلے۔ اور وہ مجبور ہو کر تمہاری طرف مائل ہو۔ اس وقت تک تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا"

(۲) "مت سمجھو۔ کہ قطب بننا کوئی مشکل بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ اس وقت تم کامل نیکی کا ارادہ کر لو۔ اور جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو تو تم قطب بن چکے ہو۔ ہو سکتا ہے۔ تم رات کو سوتے وقت کامل ایثار اور قربانی والا عشق اپنے اندر پیدا کر لو۔ اور جب صبح ہو تو تمہیں قطب کا مقام حاصل ہو چکا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے مایوس مت ہو۔ کہ جب وہ دینے پر آتا ہے۔ تو ایک ساعت میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے"

(۳) "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ غار حرا میں مکہ کا ایک غریب عرب بیٹھا اپنے ملک کی حالت زار پر آنسو بہا رہا تھا۔ اور اس کی ترقی کے وسائل پر غور کر رہا تھا۔ تو ایک ہی سیکنڈ میں اللہ تعالےٰ نے اُسے کیا سے کیا بنا دیا جب وہ غار حرا میں داخل ہوا۔ تو صرف عرب کا ایک غریب باشندہ تھا۔ لیکن خدا کے مقدس ہاتھ چھونے کے بعد جب وہ غار حرا سے باہر نکلا تو بادشاہوں کا بادشاہ اور نبیوں کا سردار تھا"

(۴) "کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ قادیان کی گمنام بستی کا ایک گمنام مغل جسکی اپنی حالت یہ تھی کہ قادیان کے رہنے باشندے بھی اسکی شکل تک ناواقف تھے۔ وہ ایک دن اپنے حجرہ میں بیٹھا دنیا کی بیدینی پر غور کر رہا تھا۔ اور مسلمانوں کی گری ہوئی حالت دیکھ کر رنج و غم سے کباب ہو رہا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اُسے کیا سے کیا بنا دیا جب وہ حجرہ میں گیا۔ تو اس وقت وہ ایک تباہ شدہ مغل خاندان کا ایک غریب اور گمنام فرد تھا مگر خدا تعالےٰ کے بابرکت ہاتھ کے چھونے کے بعد اُسنے حجرہ سے باہر قدم نکالا۔ تو وہ اقلیم رُوحانیت کا بادشاہ تھا۔ خود خدا تعالیٰ نے اُسے عرش سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ دیکھ میں نے تجھے برکت دی۔ اب بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(۵) "تم نے اپنی آنکھوں سے ان فضلوں کو دیکھا تم نے اپنی آنکھوں سے پل بھر میں کچھ کا کچھ دیکھا۔ پھر تم کیوں خدا تعالےٰ کی رحمتوں سے مایوس ہو گئے اور کیوں تم قربانی سے ڈر گئے۔ لیکن تمہارے دلوں میں افسردگی کی تاریکی آگئی"

(۶) "یاد رکھو۔ تمہاری کسی چیز کی خدا کو ضرورت نہیں۔ صرف تمہارے دل کی ضرورت ہے۔ ایک صحت رکھنے والے دل کی۔ ایک عشق رکھنے والے دل کی۔ ایک درد رکھنے والے دل کی۔ تب خدا تمہارا ہو جائیگا تب تم کہو گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا

آج ہم دلبر کے دلبر ہمارا ہو گیا

پس تمہارے لئے خدا تعالےٰ نے بڑی نعمت مہیا کر دی ہے اور وہ اسکا اپنا وجود ہے جو اُس نے تمہارے سامنے رکھدیا۔ وہ کہہ رہا ہے آؤ۔ اور مجھے لیلو۔ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں صرف اخلاص اور محبت رکھنے والے دل کی ضرورت ہے وہ پیدا کرو"

(۷) لوگوں کے اندر ہمارے خلاف اسقدر جذبات عناد موجود ہیں۔ کہ اُنہیں ہمیشہ ایسی بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسمیں سے وہ اپنا جوش نکال سکیں جب قلوب کی یہ کیفیت ہو اور جب بغض اسقدر بڑھ چکا ہو اور جب عداوت اتنی ترقی کر چکی ہو۔ تو اسوقت بھی احمدی اگر اپنی قربانیوں میں سستی کریں۔ تو ایسے احمدیوں سے قابل ملامت اور کون ہو سکتا ہے"

(۸) پس آج کیا یا کیوں یا کسطرح کا کوئی سوال نہیں۔ اب کوئی شخص یہ نہیں پوچھ سکتا کہ کیسی قربانی کی ضرورت ہے۔ کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ کیوں قربانی کریں کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ اب کیا کریں اور کسطرح کریں۔ آج تم سے یہ مطالبہ ہے کہ تم کہو کہ تمہارا سب کچھ حاضر ہے اسے قبول کیا جائے جب تم سچے دل سے یہ بات کہنے پر تیار ہو جاؤ گے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل تم پر نازل ہونگے اور بے انتہا فضل نازل ہونگے۔ اتنے بڑے فضل تم پر نازل ہونگے کہ آئندہ زمانہ میں آنیوالے لوگ تم پر رشک کرینگے نہ صرف لوگ رشک کرینگے۔ بلکہ بڑے بڑے سردار رشک کرینگے بلکہ بڑے بڑے بادشاہ تم پر رشک کرینگے۔ اور کہیں گے۔ کہ کاش ان سے سب کچھ لے لیا جاتا اور انہیں تمہارے ساتھ بغیر دریوں کے فرش پر بیٹھ کر باتیں سننے کا موقعہ ملتا۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ اس تحریک کے ہر شعبہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ جو میں نے تمہارے سامنے پیش کی ہے۔ اور

(۹) یاد رکھو یہ پہلا قدم ہے جو تمہیں اُٹھانے کیلئے کہا گیا۔ اپنے دل سے یہ خیال نکال دو کہ تمہارے لئے دنیا میں کوئی آرام کا موقعہ ہے۔ عاشق کیلئے کوئی آرام کی جگہ نہیں سوائے معشوق کے قدموں کے

(۱۰) تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے مجاہدو! حضور کا یہ ارشاد بار بار پڑھو اور جو وعدہ تحریک جدید کا کر کے اپنے اوپر فرض کیا ہے۔ اگر گذشتہ سالوں کا بقایا ہے تو ۳۰ اپریل تک پورا کر دو۔ اگر اس سال کا وعدہ ہی قابل ادا ہے تو ۳۱ مارچ تک ادا کر کے سابقون الاولون کی صف اوّل میں آجاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مفید معلومات

— پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان دوستی کا ایک معاہدہ ہو گیا ہے۔

— حکومت پاکستان نے فوجی عملہ کو اسی حساب سے پنشن دینا منظور کر لیا ہے۔ جس حساب سے سول محکموں کے ملازمین کو پنشن دی جاتی ہے۔ اس فیصلہ سے مسلح افواج کے افراد کی پنشن کی شرحوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

— کشمیر میں آزادانہ استصواب رائے عامہ منعقد کرنے کے لئے ایران کی سینیٹ نے ایک قرارداد کے مقصد سے مکمل اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے اور دمشق کی انجمن تمدن اسلامی نے اس امر کا اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے۔

— ڈاکٹروں کی قومی خدمت کے قانون کے تحت دو سو ڈاکٹروں کو مختلف طبی سروسوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں سے متعدد ڈاکٹر دیہاتی علاقوں میں کام کریں گے۔

— مشرقی پاکستان میں مفت اور لازمی ابتدائی تعلیم کی اسکیم منظور کر لی گئی ہے۔ اس سکیم پر دس سال کے عرصہ میں ۷ کروڑ روپیہ صرف ہوں گے۔

— حکومت پاکستان نے ایک زراعتی تحقیقاتی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو پاکستان کے ماہرین پر مشتمل ہو گی۔ اور کمیٹی کو مشورہ دینے کے لئے ڈنمارک سویڈن اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے ماہرین بلائے جائیں گے۔

— پچھتر فی صدی ہندو تارکان وطن مشرقی بنگال اپنے گھروں کو واپس آ گئے ہیں۔

— پاکستان میں ناجائز درآمد برآمد کرنے والوں کے لئے سخت سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔

— زراعتی ترقی کے لئے حکومت پاکستان نے ادارۂ غذا و زراعت سے ۱۹ ماہرین کی خدمات حاصل کرنے اور پاکستانیوں کو متعدد وظیفے ملنے کے متعلق انتظامات کر لئے ہیں۔

— عظیم تر کراچی کے لئے منصوبہ تیار ہو چکا ہے اس میں صنعت تجارت۔ تعلیم اور مکانات کے سلسلہ میں کراچی کی آئندہ ترقی کے متعلق مختلف سکیمیں شامل کی جائیں گی۔

— ترقی کے چھ سالہ منصوبہ کے ماتحت ۱۰۰۰۰ میل لمبی نئی سڑکوں کو تعمیر کیا جائیگا۔

— مشرقی پاکستان۔ مغربی بنگال اور آسام میں ایک نئے آرڈیننس کے تحت تارکان وطن کو جائداد کی واپسی جبریہ قرار دیدی گئی ہے۔

— ہز ایکسیلنسی مسٹر عبدالمنعم رفاعی اور ہز ایکسیلنسی مسٹر رافق بے النقصار پاکستان میں علی الترتیب مشرق اردن اور لبنان کے سفیر مقرر ہوئے ہیں۔

سیکرٹریان مال جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا۔ کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیج دیا کریں گے۔ لیکن اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدہ داران کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ادائیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر ۲ نام و نمبر وصیت موصیوں کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدے داران کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی۔ تو حسابات کے غلط ہونے کی وجہ سے تمام تر ذمہ داری اُن پر ہو گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ان ربوہ ضلع جھنگ)

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ مارچ ۱۹۵۱ء کو ناصر آباد سندھ میں بعد نماز جمعہ برادرم مکرم میاں محمد اکبر اقبال صاحب واقف زندگی ولد میاں کمال الدین صاحب آف لاہور کا نکاح بعوض دو ہزار روپے مہر مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ دختر میاں حکیم محمد اشرف صاحب حال مقیم احمد آباد اسٹیٹ سندھ کے ساتھ پڑھ کر اس کا اعلان فرمایا۔ اور پھر دعا فرمائی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے نیز سلسلہ کے لئے ہر طرح سے بابرکت اور موجب خوشی بنائے۔ آمین۔ ثم آمین

(سید فضل الرحمن فیضی منیجر سندھ جننگ فیکٹری۔ کنری سندھ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱/۳/۵۱ بروز بدھ بوقت ۱۱½ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بمقام ربوہ ڈاکٹر محمد اسلم اسسٹنٹ سرجن ملٹری S (دسبی) ولد ڈاکٹر صدیق احمد صاحب صوفی سرگودہا کا نکاح امینہ بیگم دختر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر کا اعلان فرمایا دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے مبارک فرمائیں۔ آمین

(چوہدری غلام مرتضیٰ بار ایٹ لاء وکیل القانون)

ضرورت دفتر ہذا میں دو تین میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ربوہ میں رہائش رکھنے کے شائقین اور خدمات سلسلہ بجالانے والے امیدواروں کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ملے گی۔ مستقل طور پر کام کرنے والے امیدوار جلد درخواست کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سمندر پار کے خریداران الفضل

کی خدمت میں گذارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنے ذمہ کا بقایا اور کم از کم ایک سال کیلئے قیمت اخبار پیشگی تیس ۳۰ روپیہ پاکستانی سالانہ کے حساب سے اپنی پہلی فرصت میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

بعض احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن بعض کو اس طرف توجہ فرمانے کا موقع نہیں مل سکا۔ اب اسطرف فوری توجہ فرمائیں۔ تاکہ اخبار ارسال خدمت ہو سکے۔ (مینجر)

پاک پارلیمنٹ میں مختلف سوالات کے جواب

کراچی ۲۱ مارچ۔ پاک پارلیمنٹ میں وزیر دفاع پاکستان نے بتایا کہ بعض منتخب سکولوں کے طلباء کو فوجی تعلیم دینے کا پروگرام بنا لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمود حسن نے بتایا کہ ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۰ء میں پاکستان کی حکومت نے مختلف ممالک کو ۱۲۳ ڈیلی گیشن ارسال کئے۔ ان میں سے ۱۰۸ سرکاری اور ۱۵ غیر سرکاری تھے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حکومت ان ڈیلی گیشنوں کے اخراجات کم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ان ڈیلی گیشنوں پر حکومت کو ۱-۱۳-۱۵۸۸۳۲۵ روپے خرچ برداشت کرنا پڑا۔ اور ۱۹۵۰ء ۱۹۵۱ء میں حکومت پاکستان کو ان ڈیلی گیشنوں پر ۹-۱-۱۶۰۱۵۹ روپے خرچ برداشت کرنے پڑے ہیں۔

پنجاب میں کوئلے کے قیمتی ذخائر موجود ہیں

لاہور ۲۱ مارچ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ماہرین کی ایک ٹیم پاکستان میں کوئلہ کے امکانات کے متعلق حال ہی میں جو سروے کی ہے۔ اس سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ پاکستان بھر کے کوئلہ کے بعض بیش بہا ذخائر پنجاب میں پائے جاتے ہیں اندازہ لگایا جاتا ہے کہ پاکستان میں ۱۶۵ ملین ٹن قابل عمل کوئلہ اس صوبہ میں پایا جاتا ہے۔ کوئلہ کے سلسلہ میں پنجاب پہلے ہی پاکستان کی کل پیداوار کا ۴۳ فیصدی پیدا کر رہا ہے۔ پچھلے سال پاکستان کے کوئلے کی ۳۶,۵۵۳ ۴ ٹن کی مجموعی پیداوار میں پنجاب کے ۸-۹-۱۹۱,۱ ٹن کوئلہ کی پیداوار کا حساب لگایا گیا تھا۔ توقع ہے کہ پانچ سال کے عرصہ میں کوئلے کی موجودہ تعداد میں ۸۰ فیصدی کا اضافہ ہو جائے گا۔ جب کہ صوبہ میں ۳½ لاکھ ٹن کی مقدار میں ہر سال کوئلہ پیدا ہوا کرے گا۔

بہار میں قحط و خشک سالی

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ بہار کے بعض حصوں سے پچھلے ماہ قحط سے لوگوں کی اموات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ سرکاری طور پر صورت حالات کو سخت نازک بتلایا گیا ہے۔ صوبہ بہار کی ربیع کی فصل خشک سالی اور آندھی کی وجہ سے قطعی طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہار کے بہت سے حصوں میں چاول ۴۰ روپے سے لے کر ۵۰ روپے تک فروخت ہو رہے ہیں۔

کروزر جہاز کا نیا آلہ

لنڈن ۲۲ مارچ دس ہزار ٹن کا کروزر جہاز "کیمبر لینڈ" پہلا بڑا جنگی جہاز ہے۔ جس میں رفتار کو ہموار کرنے والا آلہ لگایا جانے والا ہے۔ یہ آلہ پی۔ اینڈ او کے تمام جہازوں میں لگایا جا رہا ہے۔ کیمبر لینڈ میں صرف تجربہ کے طور پر اسے لگایا جانے والا ہے (استار)

طہران میں ٹینکوں کا گشت

طہران ۲۱ مارچ۔ آج فوجی ٹینکوں نے طہران کے بڑے بڑے راستوں پر گشت شروع کر دیا۔ اور العزدوس میں بھی ٹینک پہونچ گئے۔ یہ کارروائی شاہ ایران کے دو ماہ کے لئے مارشل لاء نافذ کرنے کے بعد کی گئی۔

واضح رہے کہ مارشل لاء کل سینٹ کے تیل کی پیداوار کو قومی ملکیت بنانے کے فیصلہ کے بعد لگایا گیا تھا۔

دو سالہ معاشی پروگرام

کراچی ۲۱ مارچ۔ آج پاک پارلیمنٹ میں وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے اس امر کا اظہار کیا کہ حکومت پاکستان نے ملک کی معاشی ترقیات کے لئے ایک دو سالہ پروگرام تیار کر لیا ہے۔ جسے بہت جلد نشر کر دیا جائیگا یہ پلان اس بڑے چھ سالہ پلان کا ایک حصہ ہے جو پاکستان کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے

نشتر میڈیکل کالج کے لئے دس ہزار روپے کا عطیہ

لاہور ۲۲ مارچ۔ لاہور کارپوریشن نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے لئے دس ہزار روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ یہ فیصلہ آج کارپوریشن کے اجلاس عام میں کیا گیا۔ جبکہ ڈپٹی کمشنر لاہور کی وہ اپیل زیر بحث آئی۔ جو انہوں نے حکومت پنجاب کی جانب سے کالج مذکور کے لئے فراہمی چندہ کے سلسلہ میں کی تھی۔ بحث کے دوران میں میاں مبارک دین نے اس تحریک کی پرزور حمایت کرتے ہوئے ذاتی طور پر دو ہزار روپے چندہ دینے کا اعلان کیا۔

علاوہ ازیں انسٹی ٹیوٹ آف ہائی جین برڈ وڈ روڈ لاہور اور گونگوں اور بہروں کے سکول کے لئے علیحدہ علیحدہ ۲۵۰ روپے ماہوار کی گرانٹ بھی منظور کی گئی۔ اور اس ضمن میں ہر دو اداروں کے کاموں کو بہت سراہا گیا۔ نیز قصور میں میونسپل سکول کی چھت گرنے سے جو افسوسناک حادثہ رونما ہوا ہے۔ اس سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا گیا کہ لاہور کارپوریشن کے تمام سکولوں کی عمارتوں کا فوری طور پر معائنہ کر کے اطمینان کر لیا جائے۔ کہ کوئی عمارت مخدوش حالت میں تو نہیں ہے۔ چنانچہ چیف انجینئر میونسپل انجینئر اور سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو ایک ہفتے کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کر دے گی اور اس کی سفارشات کی روشنی میں سکولوں کی عمارتوں کی مرمت کا فوری بندوبست کیا جائے گا۔

(اسٹاف رپورٹر)

سکول کی چھت گرنے سے حادثہ

لاہور ۲۱ مارچ۔ ۲۱ مارچ بوقت نو بجے صبح ایم۔ بی گرلز سکول کوٹ رکن دین قصور کی چھت اچانک گرنے سے ۹ طالبات جان بحق ہو گئیں۔ اور ۹ طالبات بہت بری طرح زخمی ہوئیں۔ جن میں سے چار لڑکیوں کی حالت زیادہ خطرناک بیان کی جاتی ہے۔ جو اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں

امریکہ سے تجارتی تبادلہ کی خواہش

ریو ڈی جینرو۔ ۲۲ مارچ۔ برازیل کو خام اشیاء اور بعض مصنوعات کی شدید ضرورت ہے جس کے لئے وہ امریکہ سے تجارتی تبادلہ کے معاہدہ کی تجویز پیش کرنے والا ہے۔ جس کے تحت بہت ساری چیزوں کا تبادلہ ممکن ہو سکے گا۔ جنگ کے دوران میں برازیل نے امریکہ کو ۲۶ مختلف قسم کی معدنیات استعمال کرنے کی پوری اجازت دی تھی

(استار)

ایٹمی اسلحوں کے مزید تجربے

واشنگٹن ۲۲ مارچ۔ یہاں یہ انکشاف ہوا ہے کہ ایٹمی اسلحوں کے مزید تجربے کئے جانے والے ہیں۔ اور اس لئے تجرباتی دھماکوں کی توقع ہے۔ خیال یہ ہے کہ ایسے بعض تجربے سمندر کے بیچ میں ہوائی جہاز یا جنگی جہازوں سے کئے جائیں۔ ان تجربات میں جو اسلحے استعمال کئے جانے والے ہیں۔ ان کی نوعیت کے بارہ میں انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ تاہم اس کا یقین ہے کہ ان سے امریکہ کے ایٹمی تجربوں کی معلومات میں گراں قدر اضافہ ہوگا (استار)

عرب لیگ کی سالگرہ

قاہرہ ۲۲ مارچ آج عرب لیگ کی چھٹی سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ اور اس موقعہ پر عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمٰن عزام پاشا ایک تقریر نشر کریں گے۔ (استار)

سوویٹ روس کی عائلی زندگی

(بقیہ صفحہ ۴)

یہیں کہیں میرے وطن ہی میں کیوں نظر بند نہیں کر دیا جاتا۔ آخر اس کے لئے مجھے ماسکو بھجوانا کیوں ضروری ہے"

باقی رہی سوویٹ روس کی اخلاقی حالت۔ اس کا پہلا عام اندازہ تو اپنے ملک ہی کے کامریڈوں کے اخلاق جلیلہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ میں تو اکثر حیران ہوا کرتا ہوں کہ جذباتی نعروں میں آخر کب تک ارباب فکر و نظر حقائق کو برطانیہ و امریکہ کا پراپیگنڈا کہہ کر پس پشت ڈالتے رہیں گے۔

دو محرکات

اشتراکی نظریۂ حیات کی بنیاد بھوک اور شہوت کے محرکات پر رکھی گئی ہے۔ یہی وہ ایک بنیادی تصور ہے جو اشتراکیت کے فلسفہ نے پیش کیا ہے۔ اشتراکیت انسان کو مشین تصور کرتی ہے اور اسی میکانکی نظریہ حیات کے تحت تمام اخلاقی قدروں سے آنکھیں پھیر لیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس وقت روس کی عائلی زندگی میں سخت ہیجان اور انتشار ہے۔ اور اخلاق سہما سہما سا نظر آتا ہے۔

اشتراکیت کے نزدیک انسان ایک ترقی یافتہ حیوان ہے۔ جو حیوانوں ہی کی طرح کے جذبات و حسیات کا مالک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اشتراکیت نہ تو تقسیم دولت کے فرض ہی کو بطریق احسن سرانجام دے سکی ہے اور نہ انسانیت ہی کو اپنے معراج تک پہنچا سکی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ پیٹ کے لئے روٹی کا حل ہوے کر اس نے انسان سے وہ چیز چھین لی ہے جس کی وجہ سے وہ انسان کہلانے کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔

(باقی باقی)